



سوال

(379) مزاروں اور اولیاء کی قبروں کی زیارت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ مزاروں اور اولیاء کی قبروں پر جاتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا رہنمائی فرماتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ضروری ہے کہ ان لوگوں کو زیارت قبور کے شرعی آداب سکھائے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو ارشاد فرماتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہا کریں:

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَهْلَ الدِّیَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَآجِئُکُمْ، أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ یَرْفَعَ لَکُمْ الْعَاقِبَةَ

”سلامتی ہو تم پر اے گھر والو! مومن اور مسلمانو! اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ آٹنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے آرام و راحت کا سوال کرتے ہیں۔“ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور ولدعاء لاهلها، حدیث: 975 و سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب فیما یقال اذا دخل المقابر، حدیث: 1547 صحیح مسند احمد بن حنبل: 353/5، حدیث: 23035)

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ذُرِّیَّةَ مُؤْمِنِیْنَ، وَنَحْنُ مَا تُوعَدُونَ، غَدًا مُؤْجِلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَآجِئُکُمْ لَآجِئُکُمْ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَآئِلِیْ بِقَبْرِیْ الْعَزِیْزِ

”سلامتی ہو تم پر اے مومن قوم کے گھروں والو! تمہیں تو وہ حاصل ہو چکا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، اور آنے والے کل تک کے لیے مہلت دیے گئے ہو، اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ آٹنے والے ہیں، اے اللہ! بقیع غرقہ والوں کو بخش دے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور ولدعاء لاهلها، حدیث: 974 و مسند احمد بن حنبل: 180/6، حدیث: 25510)

اور ایک روایت میں یوں ہے:

یرحم اللہ المستغفرین منا والمستغفرین یغفر اللہ لنا ولکم، انتم سلفنا ونحن بالاثار



”اللہ رحم فرمائے ان پر جو ہم میں سے آگے گئے اور جو پیچھے رہ گئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سب کو بخش دے۔ تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے ہیں۔“
(سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ما یقول الرجل اذا دخل المقابر، حدیث: 1053 حدیث: حسن۔)

یہ اور اس معنی کی دوسری احادیث سے سمجھا جاسکتا ہے کہ زیارت قبور کا شرعی طریقہ کیا ہے، اور مقصد کیا ہے۔ یعنی ان اموات کے لیے دعا کی جائے اور زیارت کرنے والا خود اپنی موت اور آخرت کو یاد کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قبروں کی زیارت کیا کرو، بلاشبہ یہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہیں۔“ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ربہ فی زیارة قبر امہ، حدیث: 976 و سنن دارقطنی: 259/4، حدیث: 69 و سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب الرخصة فی زیارة القبور، حدیث: 1054 صحیح)

اور قبروں پر قبے، تعمیرات یا مسجدیں بنانا۔۔۔ یہ جائز نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

لَعْنُ اللّٰهِ لِمَنْ بَنَىٰ وَلَوْ رَأٰی نِعْمَ مَبْنًیً

”لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو، جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔“ (صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی البیعة، حدیث: 436، و کتاب الجنائز، باب ما یکرہ من اتخاذا المساجد علی القبور، و صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النخی عن بناء المسجد علی القبور، حدیث: 530 و سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی ابناء علی القبر، حدیث: 3227)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

اِنَّ لَیْتَمَّ عَمَّا لَزَالًا طَمَشَتْ، وَلَا تَقْرَأُ مَشْرَافًا لَا تَنْتَبِہُ

”کوئی تصویر نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا ڈالنا، اور نہ کوئی اونچی قبر مگر اسے برابر کر دینا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب جعل المقطیفة فی القبر، حدیث: 969 و سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب تسویة القبر، حدیث: 1049)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا گچ کرنے (پختہ بنانے)، ان پر بیٹھنے اور ان پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب النخی عن تحصیص القبر و البناء علیہ، حدیث: 970 و سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة تحصیص القبور، حدیث: 1052)

لہذا قبروں پر کوئی تعمیر، قبہ یا مسجد اور سجدہ گاہ بنانا جائز نہیں ہے، اور نہ ہی اسے پختہ بنانا یا اس پر بیٹھنا جائز ہے، اور اس کی بھی اجازت نہیں کہ اس پر چادریں چڑھائی جائیں۔ قبر محض ایک بالشت بھرا اونچی ہوئی چاہئے تاکہ نظر آنے کہ یہ قبر ہے تاکہ اس کی بے ادبی نہ ہو اور لوگ اس پر نہ پھلیں۔ چنانچہ ہر صاحب علم پر لازم ہے کہ اپنے بھائیوں کو یہ مسائل بتائیں اور سکھائیں، علماء کی ذمہ داری بھی یہی ہے کہ لوگوں کو اللہ کی شریعت سکھائیں اور مومن ہمیشہ اہل علم سے علم حاصل کرتے ہیں۔ اور جو شخص قبرستان کی زیارت کے لیے آئے، صاحب علم پر لازم ہے کہ اسے سکھائے کہ قبرستان کی زیارت کا شرعی طریقہ یہ ہے۔ اور قبر پر کوئی تعمیر کرنا، یا قبر والے سے سوال کرنا، یا قبر کی مٹی سے برکت حاصل کرنا، یا قبر کو چومنا یا اس کے پاس نماز پڑھنا، یہ سب دین میں نئے کام ہیں (بدعت ہیں)، قبر کے پاس نماز پڑھنا یا دعا یا قراءت قرآن کرنا بدعت ہے۔ بلکہ قبر سے برکت حاصل کرنا یا شفاعت چاہنا یا بیماری سے شفا کی دعا کرنا یہ شرک اکبر کی قسمیں ہیں۔

اگر کوئی یوں کہے: اے میرے آقا! اللہ کے ہاں میری شفاعت کر، یا میت کو پکارے کہ میری مدد کر یا میرے مریض کو شفا دے وغیرہ تو یہ اعمال قطعاً جائز نہیں ہیں۔ کیونکہ میت کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین صورتوں کے: صدقہ جاریہ، یا علم جس سے نفع ہوتا ہو، یا صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔

لیکن اس سے شفا طلب کرنا یا دشمن کے خلاف نصرت چاہنا یا شفاعت، تو یہ شرک اکبر کے اعمال ہیں، جو میتوں سے حاصل نہیں کیے جاسکتے، بلکہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے، اور اپنے لیے یوں کہے: اے اللہ مجھے شفا دے، مجھے عطا فرما، اے اللہ میرے حق میں اپنے نبی کی سفارش قبول فرما، اے اللہ میرے حق میں اپنے فرشتوں کی شفاعت قبول فرما، یا اہل ایمان کی شفاعت قبول کر، تو جائز ہے، کیونکہ اس انداز میں دعا اور سوال اللہ عزوجل سے ہے۔

مختصر یہ کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں اور ایک دوسرے کو شریعت کی باتیں سکھائیں، اور علماء کا بھی فریضہ ہے کہ اپنے عوام کو اللہ کی شریعت سے آگاہ کیا کریں، اور ان میں سے زیارت قبور کا شرعی طریقہ بہت اہم ہے۔ انہیں بتایا جائے کہ قبروں پر کسی قسم کی تعمیر یا قبے بنانا یا مسجدیں بنانا یا قبر کے پاس نماز پڑھنا یا قرآن کی تلاوت کرنا وغیرہ یہ امور بدعت ہیں اور شرک اکبر کا وسیلہ ہیں۔ اور اللہ توفیق دینے والا ہے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 320

محدث فتویٰ